خطبہ جمعہ

بعنوان

اسلام میں رفاہی کاموں کی اصل بنیاد، ایمان

سلسلة منبر الحكمة

321

بتاریخ: 26 اگست 2022
بمطابق: ۲۷ محرم الحرام، ۱٤٤٤ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل
5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......اسلام میں خدمت خلق کی بنیاد

②......سورۃ توبہ آیت 19 کا شان نزول اور تفسیر

③......اسلام میں رفاہی کاموں کی تصور

④......اسلام میں رفاہی کاموں کی فضیلت واہمیت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [التوبة:19]

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الروم:38]

تمہید

انسان معاشرت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا، اس کے کام اور تمام ضرورتیں دوسرے لوگوں کے ساتھ وابستہ ہیں، لہٰذا معاشرے کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسرے کی ضرورت، سہولت، آرام اور فائدہ پہنچانے کے کام آئے، ہمدردی اور جذبہ ایثار کے ساتھ ساتھ اپنا وقت، مال اور آرام صرف کرنے میں گشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔

اسلام میں دینی اور رفاہی کاموں کی تقسیم نہیں کی گئی بلکہ جو کام بھی عبادت اور اللہ کا حکم سمجھ کیا جائے گا تو وہ بندگی ہے۔لیکن دورِ حاضر میں سرمایہ دار اور ملحد طبقہ نے دینی امور کو رفاہی کاموں سے الگ کر دیا ہے، جس سے یہ باور کروایا جاتا ہے کہ اسلام مخصوص عبادات کا نام ہے، انسانیت کے حقوق اور خدمت خلق کا درس نہیں دیتا۔

حالاں خدمت خلق، ایمان کے اجزاء میں ایک جزو ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں، جب کہ ایمان کی بلند ترین شاخ کلمہ شہادت کا اقرار وتصدیق ہے، جس کا مطلب ہے کہ خدمت خلق یا رفاہِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عامہ سمیت زندگی کے تمام نیک اعمال کی قبولیت کے مقبول ہونے کی اصل بنیاد ایمان باللہ اور عقیدہ توحید ہے، کہ اس کے بغیر کسی انسان کا بڑے سے بڑا نیک عمل بھی قابل قبول اور روزِ قیامت اجر وثواب والا نہیں ہوسکتا۔

دیکھیے! خدمت خلق میں والدین سب سے پہلے مستحق ہیں اور والدہ کا رتبہ والد کی نسبت تین گنا زیادہ ہے؛ یہ آداب اور حقوق العباد کی تفصیلات بھی ہمیں دین اسلام نے بتائی ہے۔بس حقوق اللہ یا حقوق العباد کے جملہ امور کو حکم ربی سرانجام دینا ہی عبودیت اور بندگی ہے۔

اس لیے ایمانیات سے خدمت خلق یا حقوق العباد کو الگ کرنا اسلام دشمن عناصر کا پروپیگنڈا ہے، جس کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ اسلام میں خدمت خلق کے کاموں کو ایمان کے اجزاء میں شامل کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے تمام آسمانی تعلیمات اور مسلم معاشرے میں خدمتِ خلق اور رفاہِ عامہ کی اہمیت وفضیلت اور حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

اسلام میں خدمت خلق کی بنیاد (10 نکات)

①......خدمت خلق، ایمان باللہ کے اجزاء میں سے ہے:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری کا اولین مقصد ساری انسانیت کو توحید خالص کی دعوت دینا اور کفر وشرک کی نفی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقابل تمام طاغوتوں کا انکار کرنا ہے، یہی صراط مستقیم اور منہج نبوی ہے۔

شہادتین کے اقرار، تصدیق اور یقین کے بعد خدمتِ خلق کے تمام کام اسی کے تحت سرانجام پاتے ہیں۔ کیوں کہ رفاہِ عامہ اور خیر کے تمام امور ایمان باللہ کے ساتھ مقبول اور آخرت میں بدلہ کے حامل ہیں۔تمام اعمال صالحہ ایمان کے اجزاء ہیں، لیکن ایمان کا سب سے اونچا درجہ لَا إِلَـهَ إِلَّا الـلّٰهُ کا اقرار اور تصدیق کرنا ہے، گویا خدمت خلق ایمان باللہ کے بغیر بے مقصد اور بے نتیجہ عمل بن جاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً ، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))

”ایمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) (اجزاء) ہیں۔سب سے افضل لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔“

صحيح مسلم: 35

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شرح الحدیث:

ایمان باللہ کے بغیر کوئی نیکی، کوئی عبادت، خدمت خلق یا رفاہ عامہ کا کوئی کام عنداللہ مقبول نہیں اور نہ ہی اس پر اجر ملے گا، جب تک ایمان باللہ کے تناور درخت کی جڑیں دل میں پیوست نہ ہوں ۔قرآن حکیم میں ہر جگہ ایمان کے تذکرے کے ساتھ صالح عمل کا ذکر ضرور ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ [الکهف:107]

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے فردوس کے باغ مہمانی ہوں گے۔''

اسی کے متعلق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے:

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے　　　اسلام ترا دیس ہے، تو مصطفوی ہے

②......رفاہی کاموں کی قبولیت، ایمان باللہ کے ساتھ مشروط ہے:

ایمان کے بغیر کفر وشرک میں کی حالت میں کیے ہوئے نیک اعمال؛ خدمت خلق، کھانا کھلانا، پانی پلانا؛ حاجیوں کی خدمت اور صلہ رحمی جیسے اعمال کا اللہ کو ہاں فائدہ مند نہیں ہوں گے، عذاب میں کمی اور جنت میں داخلے کا سبب نہیں ہو گا۔

ایمان لانے کے بعد حالت کفر وشرک میں کیے ہوئے نیک اعمال اور خدمت خلق کے کام ضرور فائدہ دے گے۔

چنانچہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایمان لانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟))

''میں نے جاہلیت میں کچھ کام عبادت سمجھ کر کیسے تھے، مثلا: صلہ رحمی کرنا، غلام آزاد کرنا، صدقہ دینا، کیا مجھے ان پر اجر ملے گا؟

اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ))

''ہاں، جب تم اسلام لے آئے تو اب تمہاری گزشتہ نیکیاں باقی ہیں (جاہلیت میں کی گئی نیکیوں کا اجر ملتا رہے گا۔)

صحيح البخاري: 1436

③......عقیدہ توحید پہلے اور خدمت خلق بعد میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کی طرف سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا نامہ مبارک بھیجا، اُسے اسلام قبول کرنے کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دعوت دی، جب سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ دعوت نامہ لے کر پہنچے تو اُس نے کہا: یہاں کوئی مکہ کا آدمی موجود ہے؟ بتایا گیا کہ تجارت کے لیے مکہ سے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، وہ ہمارے ہاں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہرقل کے پوچھنے پر سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی دعوت اسلام کو کچھ ان الفاظ میں بیان کیا:

ہرقل نے پوچھا: وہ تمھیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟ اس (ابوسفیان) نے کہا:

((يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالعَفَافِ، وَالوَفَاءِ بِالعَهْدِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ))

''وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ وہ ہمیں ان بتوں کی عبادت سے بھی منع کرتے ہیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ نماز، صدقہ وخیرات، پاک بازی، وفائے عہد اور ادائے امانت کا بھی کہتے ہیں۔''

صحیح البخاری: 2941

④......خدمت خلق کے لیے عقیدہ توحید کا ہونا ضروری ہے:

خدمت خلق یا رفاہِ عامہ کے لیے سب سے پہلے عقیدہ توحید اور ایمان کا فہم ادراک ہونا ضروری ہے، اس کے بعد انسان اپنی نیت وارادہ کی اصلاح کرے، اپنے نیک اعمال سے ریا کاری کو ختم کرے اور اپنے سینہ کو حرص، لالچ، بغض وحسد، ظلم وجبر اور مکر وفریب جیسی بیماریوں سے پاک کرے۔

کوئی انسان صحیح معنی میں اسی وقت خدمت کرسکتا ہے جب کہ اس کے اندر ہمدردی وایثار وقربانی، عفو ودرگزر، صبر وتحمل اور اخلاص اور بے لوث ہونے کی خوبیاں پائی جائیں۔ اسلام انسان کو اعلیٰ اخلاقیات سے آراستہ کرتا اور رذائل بچاتا ہے۔ اس اخلاقی تربیت کے لیے اس کے نزدیک تبلیغ وتلقین اور ترغیب وترہیب کا ایک پورا نظام ہے۔

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الروم:38]

''پس قرابت والے کو اس کا حق دے اور مسکین کو اور مسافر کو۔ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کا چہرہ چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

⑤......مشرکین مکہ کے خیراتی کام اور ایمان باللہ کی شرط:

حاجیوں کی خدمت کرنا، بیت اللہ کی تعمیر کرنا اور خانہ کعبہ کا متولی ہونا اگر چہ یہ سب کام بڑی فضیلت کے حامل ہیں، مگر اللہ اور یوم آخرت پر ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا، کیوں کہ یہ ایمان لائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بغیر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہرگز مقبول نہیں ہیں۔

﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [التوبة:19]

”کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

سورۃ توبہ آیت ⑲ کا شان نزول اور تفسیری مفہوم

امام ضحاک رحمہ اللہ اس آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(أَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ أُسِرُوا يَوْمَ بَدْرٍ يُعَيِّرُونَهُمْ بِالشِّرْكِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَعْمُرُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَنَفُكُّ الْعَانِيَ، وَنَحْجُبُ الْبَيْتَ، وَنَسْقِي الْحَاجَّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) [التوبة:19]

”سارے مسلمان بدر کے دن عباس اور ان کے قیدی ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر ان کو شرک کا طعنہ دینے لگے، تو عباس نے ان سے کہا: (تم کون ہوتے ہو یہ کہنے والے) واللہ ہم تو وہ لوگ ہیں جو بیت اللہ کے پاسبان ہیں، قیدیوں کو چھڑاتے ہیں، بیت اللہ پر پردہ ڈالتے ہیں، حاجیوں کو پانی پہلاتے ہیں، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔“

تفسیر طبری 11/381

امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((وَهَذَا تَوْبِيخٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ لِقَوْمٍ افْتَخَرُوا بِالسِّقَايَةِ وَسِدَانَةِ الْبَيْتِ، فَأَعْلَمَهُمْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَّ الْفَخْرَ فِي الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ لَا فِي الَّذِي افْتَخَرُوا بِهِ مِنَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ))

”اللہ کی طرف سے ایسے لوگوں ڈانٹ پلائی گئی ہے جو بیت اللہ کے انتظام وانصرام سنبھالنے اور حاجیوں کو پانی پلانے پر فخر کیا کرتے تھے، اللہ نے ایسے لوگوں کو یہ بتلایا کہ اصل فخر تو اللہ، آخرت پر ایمان لانے اور جہاد فی سبیل اللہ میں ہے، لہٰذا بیت اللہ کا انتظام سنبھالنا اور حاجیوں کو پانی پلانا قابل فخر عمل نہیں ہیں۔“

تفسیر طبری 11/377

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑥......مشرکین مکہ اور موجودہ کفار کے رفاہی ادارے اور تنظیمیں:

مکہ کے کفار بیت اللہ کے تولیت اور حجاج کرام کی خدمت میں فلاح ونجات سمجھتے تھے، جب کہ آج خدمت انسانیت کا نعرہ لگانے والے یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال سمجھتے ہیں تو ہمارے پاس بھی خدمت انسانیت کا یہ کارنامے ہیں۔

انھیں یہ جواب دیا گیا کہ جب تمہارا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہی نہیں تو تمہاری یہ سب خدمتیں رایگاں ہیں۔ کیونکہ ایمان دین کی اساس ہے اور اسی کے ساتھ اعمال قابل قبول ہوتے ہیں۔ رفاہِ عامہ یا خدمت انسانیت اگرچہ نیک اعمال میں سے ہیں، مگر ان کی قبولیت ایمان باللہ پر موقوف ہے، لہٰذا ان اعمال میں وہ مصلحت، حکمت اور فائدے ہی نہیں، جو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ میں ہیں۔

علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(وَذَلِكَ بُـرْهَـانٌ عَـلَـى أَنَّ الْـإِيـمَـانَ هُـوَ الْأَصْـلُ ، وَأَنَّ شُـعَبَهُ الْمُتَوَلِّدَةَ مِنْهُ أَفْضَلُ الْأَعْـمَـالِ ، وَأَنَّ مَـا عَـدَاهَا مِنَ الْمَكَارِمِ وَالْخَيْرَاتِ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ فِي الْفَضْلِ ، لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ)

''اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان ہی (تمام اعمال) کی بنیاد ہے، کیونکہ ایمان ہی سے تمام افضل اعمال نکلتے ہیں، ایمان کے علاوہ جو بھی خیراتی کام ہیں (خدمت انسانیت وغیرہ) ہیں، یہ فضیلت میں دوسرا درجہ رکھتے ہیں کیوں کہ یہ ایمان کے بغیر ہیں۔''

⑦......عبداللہ بن جدعان کی خدمت خلق اور عقیدہ توحید:

یہ اپنے وقت کا عظیم تھا، بڑا فیاض، بہادر، پنچائیت کا سردار اور سیاسی اثر ورسوخ رکھنے والا، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار تھا، یہ زمانہ جاہلیت میں خدمت خلق میں اپنی مثال آپ تھا، یتیموں اور بیوگان کی کفالت کرتا، مسافروں کو کھانا کھلاتا، بچیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچاتا اور ان کی کفالت کرتا تھا۔

ایک مرتبہ مکہ میں قحط پڑ گیا، تو اس سے لوگوں میں گھی، شہد اور گندم کو تقسیم کیا، بیت اللہ کی چھت پر منادی کی جاتی اور لوگ اس کے گھر جمع ہوکر ہر قسم کا کھانا تناول کرتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

((ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ ، وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟))

''ابن جدعان جاہلیت کے دور میں صلہ رحمی کرتا تھا اور محتاجوں کو کھانا کھلاتا تھا، تو کیا یہ عمل اس کے لیے فائدہ مند

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثابت ہوں گے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ، اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ))

''اسے فائدہ نہیں پہنچائیں گے، (کیونکہ) اس نے کسی ایک دن (بھی) یہ نہیں کہا تھا؛ میرے رب! حساب وکتاب کے دن میری خطائیں معاف فرمانا۔''

صحيح مسلم: 214

⑧......شہرت کی خاطر خدمت خلق کرنے والوں کا انجام:

ایمان کے بغیر کفر وشرک میں کی حالت میں کیے ہوئے نیک اعمال؛ خدمت خلق، کھانا کھلانا، پانی پلانا؛ اور صلہ رحمی جیسے اعمال کا اللہ کو ہاں فائدہ مند نہیں ہوں گے اور نہ ہی عذاب میں کمی اور جنت میں داخلے کا سبب نہیں ہوگا۔

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول!

((إِنَّ أَبِي كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيَفْعَلُ كَذَا))

''میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور اس کے علاوہ بھی نیکی کے کام کرتا تھا، کیا اس کو ان اعمال کا اجر ملے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ أَبَاكَ أَرَادَ شَيْئًا فَأَدْرَكَهُ))

''بے شک تیرا باپ (شہرت اور تعریف کی صورت میں) جس چیز کا طلب گار تھا، وہ اس کو مل گئی تھی۔''

[حسن] مسند احمد، رقم: 19374

⑨......حالت کفر وشرک میں کیے تمام نیک کام روزِ قیامت سراب کی مانند ہیں:

قبل از اسلام بھی اہل عرب اس قدر مہمان نواز تھے کہ میزبانی کے لیے قیمتی اونٹ تک ذبح کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے اور وہ بھوکوں کو کھانا کھلانے میں فخرو مباہات سے کام لیتے، ہر قبیلہ اپنے لیے یہ فخر سمجھتا کہ اس کے ہاں ہر وقت کھانا پکانے کا عمل جاری رہے اور زمانہ جاہلیت بیت اللہ کا انتظام کرنا، خانہ کعبہ کا کنجی بردار ہونا، حج وعمرہ کرنا، بیت اللہ پر غلاف چڑھانا، حاجیوں کی خدمت کرنا، خانہ کعبہ کی صفائی کرنا، غلام آزاد کرنا، مہمان نوازی کرنا، سرائے بنوانا اور راہ گیروں کو کھانا کھلانا وغیر خدمت خلق کے بہت سارے کام اہل عرب سرانجام دیتے تھے، ایمان کے مقابل اور اہل ایمان کے سامنے فخر کرتے ہوئے انھیں بڑے کارنامے، اچھے اعمال اور باعث نجات تصور کرتے تھے۔

لیکن قرآن مجید نے کفار کے خیراتی کاموں کے متعلق فیصلہ سناتے ہوئے کہا:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ [النور:39]

''اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے اعمال کسی چٹیل میدان میں ایک سراب کی طرح ہیں، جسے سخت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیاسا آدمی پانی خیال کرتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے تو وہ اسے اس کا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔''

⑩......کفار ومشرک لوگ اپنے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پا لیتے ہیں:

اسی طرح کفار کی این جی اوز، انسانیت کے نام پر بنی تنظیمیں اور خدمت انسانیت کے نام پر فعال ادارے، سب یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ آخرت میں ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان اعمال کا نفع ملے گا، مگر یہ سراب کی طرح محض ایک دھوکہ ہے، کیوں کہ ان اعمال کی اساس ایمان پر نہیں، لہٰذا ان اعمال کا انھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کفار کو ان کے اچھے اعمال کی جزا دنیا ہی میں دے دی جاتی ہے۔

اسی کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ﴾ [الاحقاف:20]

''تم اپنی نیکیاں اپنی دنیا کی زندگی میں لے جا چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے، سو آج تمھیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا، اس لیے کہ تم زمین میں کسی حق کے بغیر تکبر کرتے تھے اور اس لیے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔''

اسلام میں رفاہی کاموں کا تصور

......مسلمان کا ہر نیک عمل اجر وثواب کا ذریعہ ہے:

اسلام مسلمانوں کے ہر جائز کام کو نیکی قرار دیتا ہے، لہٰذا رفاہی کام ہوں یا اس کے اپنے ذاتی امور، یہ سب ایک مسلمان کے لیے اجر کا باعث ہیں، بشرطیکہ وہ اخلاص، نیک نیتی اور اجر وثواب کے ارادے سے سرانجام دیے جائیں۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنَ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ، تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ))

''ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر صبح صدقہ ہوتا ہے۔ اپنے ملنے والے کو سلام کرنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مقاربت کرنا بھی صدقہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی اپنی احتیاج بیوی سے پوری کرے تو یہ بھی صدقہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوگا ؟ آپ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا أَكَانَ يَأْثَمُ؟))

''اگر کوئی شخص ایسی جگہ اپنی احتیاج پوری کرے، جہاں اس کا حق نہیں تو کیا وہ گناہ گار نہیں ہوگا؟

[صحيح] سنن ابو داؤد: 5243

......اسلام میں خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے کام پر اجر وثواب کے لیے چند شرائط:

1......نیک عمل کو کرنے والاخواہ مرد ہو یا عورت، بشرط کہ وہ مومن ہو، کافر ومشرک اجر سے یقینی طور پر محروم رہے گا۔

2......کام صرف اللہ کی رضا اور اس کا حکم سمجھ کر کیا جائے، ریا کاری، نمود ونمائش اور شہرت سے میرا ہو۔

3......وہ کام جائز اور حلال ہو، اللہ کے منع کردہ امور میں سے نہ ہو۔

4......اس کام کو کرنے کے لیے جائز اور حلال ذریعہ اختیار کیا جائے۔

5......اس کام سے زیادہ اہم کام کو نظر انداز کر کے یہ کام نہ کیا جائے۔مثلاً: فرض کو ترک کر کے نفل یا مستحب کام میں لگ جانا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ﴾ [الانبياء:94]

''پس جو شخص کچھ نیک اعمال کرے اور وہ مومن ہو تو اس کی کوشش کی کوئی ناقدری نہیں اور یقیناً ہم اس کے لیے لکھنے والے ہیں۔''

اسلام میں رفاہی کاموں کی فضیلت اور اہمیت

1......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))

''ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی تو اسے ہٹا کر ایک طرف کر دیا (تا کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو) اللہ نے اس کے عمل کی قدر افزائی کی اور اس کو معاف کر دیا۔''

صحيح البخاري: 652

2......عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلاَهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الجَنَّةَ))

”چالیس نیک عادات ہیں، ان میں سے سب سے اعلی خصلت کسی کو دودھ پینے کے لیے بکری دے دینا ہے، جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید سے اور اللہ کی طرف سے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ اسے جنت میں ضرور داخل فرماتا ہے۔“

صحیح البخاری: 2631

3......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اس کو سخت پیاس لگی، پھر وہ ایک کنوئیں میں اترا اور پانی پیا۔ جب وہ پانی پی کر باہر نکلا تو اس نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس نے دل میں کہا: اس کتے کو بھی پیاس سے دلی ہی تکلیف ہوگی جیسی مجھ پر گزر چکی ہے۔

چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ سے اس کو تھام کر باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالی نے اس شخص کے کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں جانوروں پر رحم کرنے کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا:

((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ))

”ہر وہ جگر جو زندہ ہے، اس کی خدمت میں اجر ہے۔“

صحیح البخاری: 2363

4......سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَأَنَا وَكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الجَنَّةِ هَكَذَا))

”میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔(آپ نے درمیان کی دوانگلیوں کو ملایا)۔

صحیح البخاری: 5304

5......سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ادا کرنے پر، زکاۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“

صحیح البخاری: 57

6......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کسی مومن کی کسی دنیاوی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالی آخرت میں اس کی کسی تکلیف کو دور فرمادے گا، اور جس نے کسی فقیر محتاج کی مدد کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا، اللہ بندے کے مدد اس وقت تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

صحیح مسلم/ 2699

7......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالی آخرت میں اس کی کسی تکلیف کو دور فرمادے گا۔

صحیح بخاری / 2442وصحیح مسلم/ 2564

8......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((السَّاعِی عَلَی الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ ، كَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ ، أَوِ القَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ))

”بیوہ اور مسکین کے لیے کوشش کرنیوالا اللہ کیراستے میں جہاد کرنیوالیکی طرح ہے یا رات میں تہجد گذار اور دن میں روزہ دار کی طرح ہے۔“

صحیح بخاری / 5353وصحیح مسلم/ 2982

...... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کارخیر میں لوگوں کی کسی بھی طرح کی مدد اوران کا تعاون عظیم نیکی ہے، جس کا کرنے والا دنیاوآخرت میں عظیم اجر سے نوازہ جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء اور رسولوں نے بھی خود دوسروں کی خدمت کی ہے اوراس کی تلقین وتاکید بھی کی ہے۔

خطبہ رائٹر
حافظ تنویرالاسلام
03424449009 03014843312

خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)
03034125519

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com